خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 140

Track 1

Time 01:11:02

انبیاء کا وارث کون ہے ؟

تبلیغ کہا ں سے شروع کریں ؟

تبلیغ کس کوکریں ؟(حید رآباد عرس 22-1-06)

... اعوذ با اللہ

...بسم اللہ

... تلاوت سورۃ البلد ...لااقسم بھذا لبلد

پیارے بچو ں ،عزیز دوستوں ،محترم خواتین وحضرات حضور قلندر بابا اولیاء اللہ کے ایسے بزرگید ہ اور آلحضرات بزرگ ہیں ہجن کا چرچہ ایک دنیا یا دنیا وں میں نہیں ہے ہبلکہ عالمین میں ہے ہجس طرح یہاں انسانوں نے قلندر بابااولیاء کا امام کا غل غلاہہہ اسی طرح فرشتوں کی مجالس میں بھی قلندر بابااولیاء کا تذکرہ عام ہے ہجس طرح فرشتوں کی مجالس اس میں ہے حضور قلندر بابااولیاء کا نام نامی اسم گرامی عزت اور احترام سے لیا جا تا ہے اسی طرح اولیاء اللہ کے صفحوں میں بھی حضور قلندر بابا اولیاء کا نام ایک بڑانام ہے ہ اولیاء اللہ کی مجالس میں حضور قلندر بابااولیاء کا جو مقام ہے ہاس مقام کی تصدیق رسول اللہ ﷺ کے دربار میں ہو تی ہے ہایک عظیم شان ہستی اور بزرگ اللہ نے اس دنیا میں بھیجی اور یہ اللہ تعالیٰ کی ایک سنت ہے ہ سنت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی رہنما ئی کے لئے اپنی مخلوق میں اچھائی اور برائی کا تصور اجاگر کر نے کے لئے اپنی مخلوق کو حیوانات سے اور دوسری مخلوقات سے ممتاز کر نے کے لئے اچھائی اور برائی کا تصور پیغمبروں کے ذریعے انسان کو سیکھا یا ہے پیغمبروں کی تعلیمات پر جب غورو فکر کیا جا تا ہے اس میں آسمانی کتا بیں آسمانی صحائف اور آخری کتاب قرآن کریم کی تعلیمات کو جب پایا جا تا ہے تووہاں دو باتوں کا با لوضاحت تذکرہ ہے ہتو انسان ایک ایسی مخلوق ہے جوتمام مخلو قات سے افضل اوراشرف ہے ہاور اس مخلوقات کے افضل اور اشرف ہو نے کا سبب یہ ہے کہ ا س مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے ایسے حواس عطا کئے ہیں کہ وہ حواس جو

sencec

اچھائی اور برائی کو دیکھتے بھی ہیں اور سمجھتے بھی ہیں پڑھتے بھی ہیں ،اور
اپنے اختیار استعمال کرنے انہیں قبول بھی کر سکتے ہیں ا ور انہیں رد بھی کر
سکتے ہیں ۔تمام پیغمبران علیہم الصلوٰۃ والسلام حضرت آدم ،حضرت
نوح ،حضرت ابراہیم،حضرت اسمائیل ، حضرت اسحاق ،حضرت یقوب ،حضر ت
موسیٰ،حضرت عیسیٰ اور آخری نبی ۔ تعلیمات کا خلاصہ یہ نہیں ہے کہ انسان
ایک ایسا فرد ہے ایک ایسی ذات ہے ۔علم کا ایک ایسا ریکارڈ ہے جودوسری تمام
مخلوقات میں کسی دوسری مخلوق کو کسی دوسری نوع کو اللہ تعالیٰ نے یہ
اعزاز عطا نہیں کیا۔اب وہی اعزاز یہی ہے کہ یہ حیوانات سے ممتاز ہے اور
حیوانات جن حواس میں زندگی گزارتے ہیں وہ تمام حواس بھی انسا ن کو اللہ
تعالیٰ نے عطا کئے ہیں ۔فطرت اور ذلت دونوں میں قدرے مشترک ہے ۔دونوں
میں ہے فطرت بھی دونوں میں ہے اور ذلت بھی دونوں میں ہے ۔اور انسان کی
ایک خصوصیت ہے وہ خصوصیت یہ ہے کہ وہ اچھائی اور برائی کا امتیاز کر سکتا
ہے ۔اگر اچھائی اور برائی میں امتیاز نہ ہوتو اچھائی اور برائی کا اختیار بھی
نہیں ہوگا اچھائی اور برائی کا اختیار ایسی وقت زیر بحث آتا ہے جب اانسان یا
کوئی بھی مخلوق اچھائی اور برائی سے واقف ہو اور اس میں تابیس کر سکے ۔
یہ اسلسلہ اللہ تعالیٰ نے نہیں معلوم کب سے شروع کیا ہو سکتا ہے حضرت آدم
علیہ السلام سے پہلے سے یہ سلسلہ قائم ہو یہ بھی ہو سکتا ہے حضرت آدم
علیہ السلام سے پہلے نہ معلوم کتنے پیغمبر تشریف لائے ہوں۔اس لئے کہ جب
حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ۔ حضرت آدم علیہ السلام کا
تعارف فرشتوں سے اور مخلوقات سے کروایا گیا ۔تو سب کے حالات دیکھ کر یہ
بات سمجھ میں آتی ہے ۔یہ دنیا یہ کائنات آدم علیہ السلام کے بعد تخلیق نہیں
ہو ئی آدم علیہ السلام سے پہلے تخلیق شدہ ہے ۔اللہ تعالیٰ کا یہ فر مانا انی
جعلون...کہ میں زمین میں اپنانائب اور خلیفہ بنانے والا ہوں ۔اس بات کی طرف
رہنمائی کر تا ہے کہ مخلوقات موجود ہیں ۔زمین بھی موجود ہے۔ زمین اگر
موجود ہے تو زمین کے اندر انتظام و انفراد بھی پہلے سے موجود ہے ۔زمین پر
نائب اور خلیفہ بنا نے والا ہو ں فرشتوں کے سامنے حضرت آدم نے یہ بات بیان کی
فرشتوں نے کہا قالو ...آپ جو مخلوق بنا رہے ہیں پیدا کر رہے ہیں وہ خون
خرابہ اور فساد برپا کر دے گا زمین میںفرشتوں کا یہ کہنا کہ خون خرابہ اور
فساد برپا کر دے گا آدم یہ اس طرف اشارہ ہے اس طرف رہنمائی ہے زمین پر
آدم سے پہلے خون خرابہ فساد موجود تھا اگر زمین پر خون خرابہ اور فساد
موجود نہ ہو تا تو فرشتے یہ نہ کہتے یہ خون خرابہ اور فساد برپاکر دے گا ۔
فرشتے ان بات سے واقف تھے جن آدم کو جن عناصرسے تخلیق کیا گیا ہے ان
عناصر میں فساد ہے، خونیزی ہے ،ظلم ہے ،آدمی ہے ،اکپلزی ہے،اللہ تعالیٰ نے
فرشتوں کی یہ بات سن کر یہ نہیںفرمایا کہ نہیں خون خرابہ نہیں کر ے گا،
فساد نہیں کر ے گا ،اللہ تعالیٰ نے فرشتوںکو اطمینان کر نے کے لئے اللہ تعالیٰ کا
ایک میزاج ہے۔ اللہ تعالیٰ کوئی بات سوچتے نہیں ہیں اللہ تعالیٰ کے میزاج میں

کو ئی جبر بھی نہیں ہے اللہ تعالیٰ ناعوذ باا للہ طوبہ استغفار کوئی غصے والے
بھی نہیں ہیں بس جو کہے دیا وہ کرو خبر دار جو تو تڑاک کی تو ایسا نہیں ہے ہ
حضرت ابراہیم نے کہا اللہ تعالیٰ یہ مرنے کے بعد کیسے زندہ ہو سکتا ہے آدمی
تو مر گیا اس کا توسارا جسم مٹی میں تبدیل ہو گیا مٹی کے ذرات بن گئے ہ اللہ
میاں نے پو چھا کیا تمہیں یقین نہیں ہے ہ کیا ہم ایسا کرسکتے ہیں ہحضرت
ابراہیم نے عرض کیا یقین تو آیا ہے لیکن میں قلب چاہتا ہوں دیکھنا چاہتا ہوں
دیکھئے اللہ تعالیٰ ناراض نہیں ہو ئے یہ نہیں کہا اے او گستاخ ناعوذ با اللہ
استغفار کے آپ یہ گستاخی کر رہے ہیابراہیم بس ہم نے جو کہے دیا بس ہم
زندہ کر سکتے ہیںہحضرت ابراہیم فرماتے ہیں نہیں آپ زندہ کر سکتے ہیں
مجھے یقین ہے لیکن میں آنکھوں سے دیکھ کر اپنا اطمینان چاہتا ہوں ہتو اللہ
تعالیٰ نے فرمایا ٹھیک ہے چار پرندے لو ان کو ذبح کر وان سب کا ایک ساتھ قیمہ
کر لو تو انہیں پہاڑیوں پر ڈال دو اور کہو کہ اللہ کے حکم سے زندہ ہو کر
تمہارے پاس آجائیں ہحضرت ابراہیم نے مشاہدے کر نے کے لئے حضرت ابراہیم
نے اطمینان قلب حاصل کرنے کے لئے پرندے لئے ان کو ذبح کیا ان کا قیمہ بنا یا
انہیں پہاڑیوپر رکھا اور کہا کہ اللہ کے حکم سے اٹھ کر آجائو وہ پرندے اٹھ کر
آگئے زندہ ہو گئے اور حضرت ابراہیم کو اطمینان قلب حاصل ہو گیا ہاس سے
اللہ تعالیٰ کے میزاج کا پتا چلتا ہے ہاللہ تعالیٰ کی شان ربوبیت کا علم حاصل ہو
تا ہے ہاللہ تعالیٰ جب دین کا معاملہ آتا ہے تو وہ کہتے ہیں دین میں جبر نہیں
ہے ...بھئی دین میں جبر نہیں ہے تمہاری مرضی ہے قبول کر لو تمہاری مر ضی
ہے قبول نہ کرو ہاگرتم دین قبول کر لو گے تو یہ مراد ملیں گی یہ نعمتیں حاصل
ہوں گیہجتنی زیادہ قبولیت ہو گی جبر کے بغیر اتنا تم ہم سے قریب ہو جائو
گے اور اگر بھئی تمہارا دل چاہتا ہے تم ہمارے قریب نہیںآنا چاہتے ہماری جنت
کی نعمتیں حاصل کر نا نہیں چاہتے جبر نہیں ہے اور اگر تم نے ہماری قربت کو
پسند نہیں کیا ہمارے انعام و اکرامات کو تم قبول کر نے کو تیار نہیں ہو تو ہم
تمہاری ہوا بند نہیں کر ہ گے ہہم تمہارا حقہ پانی بھی کر دیں گے ہآکسیجن بن
ہو گی جس طرح ایک کافرکہتے ہیں تڑپتا ہے ہجس طرح ایک کافر کا دل پمپنگ
کر تا ہے ہاس طرح ایک مومن کا دل پمپنگ کر تا ہے جس طرح ایک کافر سو تا
ہے اس طرح ایک مومن بھی سوتا ہے ہ جس طرح اللہ کا ایک باغی سرکش
شداش ناموش سانس لیتا ہے اس طرح اللہ کے سارے بندے سانس لیتے ہیں اللہ
کے لئے کیا مشکل کام ہے ہجبر نہیں ہے البتہ اگر تم میرے راستے پر چلو گے تو تم
میرے ہو اور اگر تم میرے راستے پر نہیں چلو گے تو میں جبر نہیں کر تا جب تم نے
خود ہی فاصلہ کر لیا تم میرے بن کر نہیں رہنا چاہتے تو جب اللہ تعالیٰ نے آدم
کو تخلیق کیا یا آدم سے پہلے اور مخلوقات تھیں جس کا ہمیں قرآن پاک سے پہلے
وہ مخلوق ایک فرشتے اور ایک جنات فرشتے اور جنات تیسری مخلوق آدم نوع
انسانی جیسے آپ کہتے ہیں اب نوع انسانی کو جب اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اس دنیا
میں تو فرشتوں کے یہ کہنے کے مطابق یہ خون خرابہ اور فساد برپا کرے گا ،اور

اللہ تعالیٰ نے جو وہاں ایک ماحول بنایا ماحول دیا کہ آدم کو علم سیکھا یا
فرشتوں سے یہ نہیں کہا کہ خون خرابہ نہیں کر ے گے بلکہ آدم سے یہ کہاوعلم
آدم لاسمائ...کہ ہم نے آدم کو علم سیکھا یا اپنی صفات کا علم ؤدم سے کہا
بھئی ہم نے جو تمہیں علم سیکھا یا ہے فرشتے یہ کہتے رہتے ہیں تم خون خرابہ
فساد بر پا کرو گے ہتم بھئی یہ علم بیان کر دوثم عرضہم علی الملائکتہ...پھر
آدم نے اس علم کو فرشتوں کے سامنے بیان کیا ہفرشتوں نے کہا ...فقال انبیونی
بہ اسمائہ هولا ان کنتم صدیقین...قالو سبحنکۓ لاعلمالنا...کہ صاحب یہ جو آدم
علیہ السلام نے جو علم بیان کیا ہے یہ ہم نہیں جانتے بس ٹھیک ہے جب آدم علیہ
السلام کا علم تم نہیں جانتے تو اس علم کی بنیاد پر تم آدم کی حاکمیت قبول
کروہسجدے سے مراد آدم کوسجدہ کرو اور حاکمیت قوبل کرو جو فرشتوں نے آدم
کی حاکمیت قبول کر لی ہجنات نے یہ حاکمیت قبول نہیں کی جو آپ کو قرآن
پاک کا قصہ معلوم ہے کہ جس نے فرشتوں نے قبول کر لیا آدم کی حاکمیت
کوفرشتے اللہ تعالیٰ کے چہیتے بن گئے جو ہمارے سامنے ہیں ایک فرشتے ،ایک
جنات ،ایک آدم فرشتے بھی پہلے سے موجود تھے ہجنات بھی پہلے سے موجود تھے
اب تیسری آدم کو اللہ تعالیٰ نے تخلیق کیا اور زمین میں اپنی نیامت اور خلافت
قائم کر نے کے لئے آدم کو پیدا کیا اور نیامت اور خلافت استعمال کر نے کے لئے
نیامت اور خلافت کی فرائض کی نشاندہی کر نے کے لئے ،اللہ تعالیٰ کی دی ہو
ئی نعمت کو استعمال کر نے کے لئے ،کائنات پر حاکمیت قائم کر نے کے لئے آدم اللہ
تعالیٰ نے اپنی صفات کا علم سیکھا یا یعنی تخلیقی عوامل آدم کو سیکھا دئیے ہ
دوسرا جو زینہ بنااس طرف رجوع ہوا کہ اس انعام میں کہ آدم کو اللہ تعالیٰ نے
اپنی صفات کا علم سیکھا دیا ہآدم حاکم بن گیا ہپھر ارض سے مرادسے مراد
زمین ایک زمین نہیں ہے ہجتنے بھی دنیا یاں جتنے بھی عالمین میں دنیا ہے وہ
سب کا مطلب ہے ارض اب حاکم کی حیثیت سے کائنات میں حاکم کی حیثیت سے
اللہ تعالیٰ یہ علم اختیار کے تحت اب آدم کی رہائش کا انتظام ہوا ہآدم حوا کی
رہائش کا انتظام ہوا ہحاکمیت کی بنیاد کے مطا بق اللہ تعالیٰ نے آدم کو جنت
میں بھیج دیا ہ یی آپ دیکھیں اس کواسٹیپ بائہ اسٹیپ چلیں یہ کس طرح یعنی
یہ جو واقعہ ہے تخلیق کائنات کاآدم سے متعلق کس طرح شروع ہو رہا ہے ہفی
لارض خلیفہ ...میںزمین پر اپنا نائب بنا نے والا ہوں اب زمین پر نائب اللہ تعالیٰ ن
ے بنا یا تو ظاہر ہے تعارف کروا رہے ہیں اللہ تعالیٰ بھئی آدم میرا نائب اور
خلیفہ ہے ہپہلے جو بھی ہوا ہواب فی الارض خلیفہ... موجود ہے کائنات جنات
بھی موجود ہے ،فرشتے بھی موجود ہیں ،زمین بھی موجود ہے ،جنت بھی موجود
ہے ،اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ آدم کو میں نے بنایا پھر آدم کے لئے میں نے
جنت بنائی ہجنت پہلے سے موجود ہے یا آدم سکن انتا وزوجہ جنتہ ...اب تم حاکم
ہو کائنات کے زمین میںفی الارض ...زمین پر نہیں زمین میں فی الارض ...زمین
پر اورمیں، میں فرق ہے فی الارض ...زمین میں تم ہمارے نائب اور خلیفہ ہوہ
نائب اور خلیفہ کی حیثیت سے اب تمہیں ہم جو رہائشی علاقہ تخصیص کر رہے

ہیں ۔یہ عنایت کر رہے ہیں ۔وہ جنت ہے تم جنت میں رہو تم اور تمہاری بیوی
دونوں جنت میں رہو ۔اب ایسے ایک بڑا یہ بھی ہے مسئلے حل ہو تا ہے ۔ کہ ہم
کتابوںمیں پڑھتے ہیں کہ آدم جنت میں تھے بہت اکیلے تنہاء اور تنہائی کا انہیں
احساس ہوابڑے پریشان ہو ئے انہو ں نے حوریں دیکھیں تو یہ حوریں دوسرے
صنعت کی تھیں دوسرے نوع کی تھیں تو انہو ں نے کہا اللہ تعالیٰ مجھے میری نوع
کی جو ہے بیوی عطا کر دو یا ساتھی عطا کردو ایسا نہیں ہے یا آدم سکن انتا و
زوجہ ...کہ تو اور تیری بیوی دونوں جنت میں رہو ۔اس کا مطلب یہ ہے کہ جنت
بھی ہے آدم علیہ السلام اور اما حوا دونوں گئے جنت میں چلے گئے اب اللہ تعالیٰ
یہ فرماتے ہیں کہ جنت ہم نے تمہیں دی اس کا کتنا رقبہ ہے اس کا کو ئی
حساب نہیں لاکھوںمیل ہے کروڑوں میل ہے ۔تو جنت میں کتنی نعمتیں ہیں اس
کا بھی کو ئی حساب نہیں ہے ۔اس میں نہریں بھی ہیں ،شہد کی نہریں بھی
ہیں، دودھ کی نہریں بھی ہیں ،ہر قسم کا پھل فروٹ بھی ہے ۔حوریں بھی ہیں
غلمان بھی ہیں باغات بھی ہیں اچھا ہر وہ چیز جنت میں موجود ہے جو سکون
کا باعث ہو سکتی ہےجس سے آرام مل سکتا ہے ۔ تم اور تمہاری بیوی جنت
میں رہو آدم سکن انتا وزوجہ جنہ...بس اس میں کھا ئوں پیو فقلو... بس اس
میں سے کھائوں پیو ۔کھائوپیوفقلومنھا رغداً...اس میں سے کھائوں پیوتمہارا رقبہ
ہے تمہاری جائیداد ہے ۔ تمہاری میراث ہے اس میسے کھا ئوں پیو رغداً ...خوش
ہو کر فقلو منھا رغداً خوش ہو کر حیث شئتما...جہاں سے دل چاہے یعنی جنت
کا جو رقبہ ہے اگر وہ ایک کروڑ میل ہے دو کروڑ میل ہے تو اللہ کوپتاہے کسی
کو پتا نہیں ۔جنت کا کتنا بڑا رقبہ ہے ۔کروڑوں میل کی جو یہ زمین ہے جنت کی
اور اس کروڑوں میل میں جتنے بھی باغات ہے جتنے بھی چشمے ہیں جتنے بھی آب
شارے ہیں ،جتنے بھی فارئل ہیں جتنے بھی پہاڑ ہیں جتنے بھی میدان ہے جتنے بھی
درخت ہیں سب تمہارے لئے ہیں اور دوسری بات اللہ تعالیٰ تم ہمارے خلیفہ ہو
ہم نے تمہیں نیامت کے فرائض انجام دینے کے لئے علم سیکھا دیا ہے ۔قانون بنا دیا
ہے اور فرشتوں کو تمہا را مزدور بنا بنا کر تمہارا محکوم کر دیا تمہارے طادے کر
دیا اب فرشتے وہ کریں گے اب فرشتے وہ کریں گے جو تم کہو گے تمہارے کہنے
سے نہیں ہم نے تمہیں اختیا ر دے دیا تو ارائی اختیارکے تحت جو تمہیں توفیق دے
فرشتے تمہارے طادے کارکن ہے ،تمہارے کلر ہیں ،اور رہنے کے لئے ہم تمہیں
جگہ دے رہے ہیں ہےہمارے خلیفہ ہو ہمارے نائب ہو ،ہم نے تمہیں کائنات پر
حاکم بنا یا ہے ۔ تو شرف یہ ہے کہ یہاں خوش ہو کر رہنا ہے ۔ولا تقربا ھذہ
الشجرہ ...پہلی بات تو یہ ہے تمہیں یہاں جنت میں خوش ہو کر رہنا ہے ۔
سیدھی سی بات ہے اگر تم خوش ہو کر نہیں رہے تو تمہارے یہاجنت میں
تصوف نہیں چلے گا سیدھی سی بات اگر تم یہاں جنت میں خوش نہ رہے تو پھر
تم جنت میں نہیں رہے سکتے اچھا اب خوش تم کیسے رہو گے ۔یہ جو درخت اس
کی بہت ساری کتابوں میںتفصیلات ملتی ہیں ۔کوئی کہتا ہے گہیوں کادانہ کوئی
کہتا ہے سیب ہے کوئی کچھ کہتا ہے ولاتقر با ھذہ الشجرۃ...اس درخت کے

قریب نہ جا نا اور اگر تم نے اس بات کو یاد نہ رکھاچاہئے سیم تم سے ہو جائے
چاہے بھول بھی ہو جائے بھول سے اس درخت کے قریب چلے جائو لاتقر با ھذہ
الشجرۃوتکون من الظالمین...اب تمہارا شمار ظالموں میں ہو گا اگر تم نے اس
درخت کے قریب چلے گئے چاہے ت، بھول کر ہی چلے گئے چاہے تمہارے ذہن میں
شیطان نے وسوسے ڈالا یا کوئی بھی صورت ہو ئی بس شرط یہ ہے کہ اس
درخت کے قریب نہیں جا نا ورنہ تم اپنے اوپر ظلم کرو گے ظاہر سی بات ہے
شیطان کا کردار بھی آپ کے سامنے ہے کہ اس نے سجدہ نہیں کیا فرشتوں نے
سجدہ کر لیا اب وہاں اس نے یہ بھی کہہ دیا کہ صاحب میں تو اس کو پریشان
کر نا ہے بہکانا ہے آگے سے پیچھے سے دائیں سے بائیں سے اوپر سے نیچے سے یعنی
اس کے اندر ایک سرکشی اور بغاوت پیدا ہو گئی ۔شیطان نے اندر کہ یہ آدم
کیوں خلیفہ بن گیا آدم علیہ السلام سے بھول ہو گئی ۔ شیطان نے وسوسہ ڈالا
جو بھی ہے تو شجر...و لاتقر با ھذہ الشجرۃ...اس درخت کے قریب نہیں جا نا
درخت کیسے کہتے ہیں درخت کا مطلب ہے ایک ایسا تنا جس میں بے شمار
شاخیں نکالتی ہیں ۔ہر شاخ میں شاخ نکلتی ہے اور ہر شاخ میں شاخ جو نکلتی
ہے نہ اس میں پتے در پتے ہو تے ہیں ایک ایسا پھیلا ئو ایک ایسا جال ایک ایسا نیٹ
ورک جو لامحدود ہو جس کے پتے شمار نہ ہو سکیں اس کو درخت کہتے
ہیںوتکونا من الظالمین ...اگر تم درخت کے قریب چلے گئے تو ظالموں میں شمار
ہو گا ظلم کیا ہے ظلم برائی ہے ظلم فساد ہے ظلم خون خرابہ ہے یعنی اگر
اس درخت کے قریب چلے گئے تو ایسے جال میں گرفتار ہو جائو گے جو جال تمہیں
ظلم سے نکلنے نہیں دے گا ۔پریشانی سے نہیں نکلنے دے گا ۔ اس کا مطلب ہے
ایک برائی کا بھی درخت ہو تا ہے ایک بھلا ئی کا بھی درخت ہو تا ہے۔اچھائی کا
بھی درخت ہے اور برائی کا بھی درخت ہے ۔اب کیا صورت حال ہو ئی اس کی
ساری کہ اللہ تعالیٰ یہ فرما رہے ہیں کہ ہماری نیابت اورخلافت کہ من سب پر
فائض بندہ ظلم طادی خون خرابہ فساد کا درخت نہیں بن سکتا رغداً شئتما ...
خوش ہو کر کھا ئو پئووہ بھی ایک درخت ہے خوشی بھی ایک درخت ہے آپ نے
دیکھا ہو گا نہ ایک پریشانی تو پریشانی میں سے پریشانی ایک مصیبت اور ایک
خوشی در خوشی، خوشی در خوشی جب انسان خوش ہو تا ہے تو اتنی خوشیاں
اس کے ارد گرد نظر آتی ہیں جو پہلے سے موجود ہو تی ہیں وہ کہتا ہے یہاںتو
غم کی کو ئی چیز ہے ہی نہیں اور جب وہ پریشان ہو تا ہے تو اسے اتنی
پریشانیاں اہ ارد گرد درخت کی طرح نظر آتی ہیں وہ کہتا ہے کہ اس دنیا میں
تو خوشی نام کی کو ئی چیز ہی نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ
السلام کو خوش ہو نے کے لئے بھیجا اور وہاں جو کچھ نہیں ہوا شیطان نے
بھڑکایا وسوسہ ڈالا اور وہ درخت کے قریب چلے گئے تو جنت نے انہیں رد کر دیا ۔
کہ بھئی اب جنت میں تم نہیں رہ سکتے ۔جنت میں نہیں رہ سکتے نہ خوشی
نظر آئی آدم زمین پر آگئے اب اللہ تعالیٰ نے فرمایا اب تم زمین پر اتر جائو ...آدم
علیہ السلام پریشان ہو ئے رو ئے گڑگرائے اپنی خطائوں پر معافی مانگی اللہ نے

کہا ٹھیک ہے زمین پر جائو اگر تم نے یہ ثابت کر دیا جب ہم نے تمہیں جنت میں
بھیجا تا تم اس پوزیشن میں آگئے ہو تو ہم دو بارہ جنت میں بھیج دیں گے اور اگر
تم یہ ثابت نہیں کر سکے تو تم جنت میں آنہیں سکتے ۔آدم علیہ السلام آگئے آگئے
کیا پھینک دئے گئے لقد خلقنا انسان فی احسن تقویم ...ثم رددنہ اسفل سافلین...
ہم نے ا نسان کی بہترین تخلیق کی ہماری بہترین صناعی انسان ہے۔لیکن ثم
رددنہ اسفل سافلین ...میں پڑا ہوا ہے اس نے اپنی تخلیق کے بارے میں کبھی سو
چا ہی نہیں احسن تقویم کو اس نے تلاش ہی نہیں کیا آدم آگئے جنت میں اب
اس کا پھر مظاہرہ ہوا جنت کی زندگی دیکھیں جنت کی زندگی اللہ نے کہا
خوش ہو کر کھائودرخت کے قریب نہیں جائو یعنی ظلم نہیں کر نا اپنے اوپر
درخت کے قریب نہ جانے کا مطلب اپنے اوپر اپنے اوپر ظلم نہیں کرنا خوش ہو کر
کھا نا پینا سب جنت تمہاری ہے وہ نہیں ہو سکتا شیطان نے بہکا یا ٹھیک ہے
لیکن بہکائے میں کیوں آئے اللہ تعالیٰ نے معاف بھی کر دیا پھر زمین پر وہی
سلسلہ شروع ہوا آدم علیہ السلام کی جوڑواں اولاد ہو تی تھیں جو کتابوں میں
لکھا ہوا ہے جوڑواں اولادیں ہوتی تھی ایک لڑکا ہو تا تھا ایک لڑکی پیدا ہو تی
تھی تو آدم علیہ السلام نے یہ انتظام کیا کہ جوڑواں بچوں میں جو بہن ہو تی
تھی وہ پہلے کے ساتھ بیاہ دیتے تھے اب آدم علیہ السلام کے دو بھا ئی دو بیٹے ہابل
کابل ان دونوں میں سے ایک نے کہا نہیں نہیں جو میرے ساتھ بیٹی پیداہو ئی ہے
میں تواس کے ساتھ شادی کر نی ہے آدم علیہ السلام نے کہا یہ تو نہیں ہو سکتا
خیر وہ جھگڑا ہوا آپس میں ان کا فسادہوا طے یہ ہوا کہ قربانی پیش کرو
قربانی پیش کرو تو قربانی پیش کی ایک بھائی کی قربانی اللہ نے قبول کر لی جو
براہ راست پر تھا جو جھگڑالو نہیں تھا جو فسادی نہیں تھا اور دوسرے بھائی کی
اللہ تعالیٰ نے قبول نہیں کی جس نے اب پھر یہ ایک نیا سلسلہ شروع ہو گیا
اچھائی اور برائی کا زمین پر آدم فسا دتو پہلے سے ہی ہو تا تھااس لئے فرشتوں
نے کہہ دیا تھا فساد کرے گا ۔آدم علیہ السلام کی اولاد نے پہلا قاتل ہابل قابل دو
بھائیوں میں ہوا اب یہاں سے پھر فساد شروع ہو گیا وہ آدم علیہ السلام کا
فساد تھا قاتل وہ بھی ایک درخت بن گیا یہ درخت ہی ہے ایک بھا ئی کا ایثاروہ
بھی ایک در خت گیا۔یعنی اچھائی کا بھی ایک درخت بن گیا آدم علیہ السلام کے
بعداللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کا سلسلہ شروع کیا اوران پیغمبرون کی تعلیمات یہ
رہی ۔اچھائی کا درخت بنو برائی کا درخت نہ بنو ۔اچھا ئی کا درخت بنو گے تم
خود بھی خوش رہو گے تمہاری ذات سے دوسروں کا بھی خوشی ہو گی برائی کا
درخت بنو گے تم خود بھی ناخوش رہو گے اور تمہاری ذات سے دوسروں کو بھی
تکلیف پہنچے گی ۔انبیاء علہیم السلام یہ پیغام دیتے رہے لوگوں نے یہ سنا لوگوں
نے نہیں سنا۔زیادہ تر لوگوں نے نہیں سنا انتہاء یہ ہے کہ انبیاء علہیم السلام کو
لوگوں نے قاتل نہیں کیا ان کے راستے میں رکاوٹیں بھی کھڑی کیں ایک سلسلہ
چلتا رہا پیغمبر بھی آتے رہے اچھائی برائی کا درس دیتے رہے ۔شیطان اور
ضرورت شیطان بھی اپنا کام کر تی رہی ۔لیکن تاریخ جب پڑھتے ہیں اس سے

یہی بات ثابت ہو تی ہے کہ انسان نے اللہ کی بات نہیں سنی بہت کم انسان
ہیں جنہوں نے اللہ کی بات سنی شیطان کی بات زیادہ سنی کتنی ناشکری ہے
کتنے ناصفات گزاری ہے کتنی جہالت ہے ظلم ہے کہ رزق اللہ دیتا ہے بات
شیطان کی سنی جاتی ہے ۔تحافظ اللہ فراہم کر تا ہے ماوش شیطان کو
سمجھا جا تا ہے۔ تو یہ سلسلہ چلتا رہا بالاخر اللہ تعالیٰ کا جو پیغام تھا
پیغمبروں میں سے ویسے تو بتا یا جا تا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اس
دنیا میں تشریف لائے اور اللہ کے اس پیغام کو پھیلاتے رہے عام کر تے رہے ۔کہ
اچھائی اختیار کر و اور برائی سے بچواگر اچھائی اختیار کرو گے تمہارے باپ کا
ورثہ جنت تمہیںواپس ملے گی ۔اگر تم برائی اختیار کرو گے تو تمہارے باپ کا
ورثہ جنت تمہیں نہیں ملے گی۔آخر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندے حضرت
محمد ﷺکو اس دنیا میں بھیجا انہوں نے بھی یہی کہا کہ اچھائی اختیار کرو ۔
برائی سے بچو اللہ کا پیغام پہنچا یالوگوں نے حضرت محمدﷺ کے ساتھ بھی وہی
سلوک کیا جو دوسرے پیغمبروں کے ساتھ کر تے رہے ۔انتہاء یہ ہے کہ پیغمبر
السلام حضرت محمد ﷺ کے ساتھ انتہائی پذیر آمیزاور ظلم ستم پر مبنی قوم نے
نوع انسانی میں کردار ادا کیا ۔اس بات پر انہو ں نے اسرار کیا کہ مٹی کے یا پتھر
کے یا لکڑی کے مورتی نے آنکھیں ناک بنا ئی ہو ئی تصویر کو ہم خدا مانے گے ۔
اللہ کوخدا نہیمانے گے ۔حضرت محمد ﷺنے فرمایا کہ بھائی یہ تو بول بھی نہیں
سکتے یہ تو سنتے بھی نہیں ہیں۔تم ان کو ایک ڈانڈا مارو تمہارے اوپر بھی نہیں
مار سکتے کہا نہیصاحب ہمارے باپ بھائی کیوں کہ ان کو پوچھتے ہو ئے آئے ہیں
لہذا ہم کیسے اپنے باپ داد ا کے خدائوں کو ماننے سے انکار کر دیں کیسے حضور
پاک ﷺ کو بہت اذیت دے دی بہت تکلیفیں پہنچائی اتنی تکالیفیں پہنچائی کہ
حضور کا بائی کاٹ کر دیا ۔کھانا پینا بند کر دیا ۔اتنی زیادہ تکلفیں پہنچائی کہ
حضور کا مکہ چھوڑنا پڑا ۔ہجرت کرکے مدینہ منورہ تشریف لے گئے ۔اب صورت
حال یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کا ایک نظام ہے ایکی لاکھ چوبیس ہزا ر پیغمبروں کے
بعد اللہ تعالیٰ نے اس نظا م کی تکمیل فرما دی ۔جو آدم علیہ السلام سے شروع
ہوا تھا ۔اس نظام کو اللہ تعالیٰ نے اتنا طویل کیا اتنا پھیلایا تو وہ ایک لاکھ
چوبیس ہزار پیغمبروں پر پھیل گیا اور با ت ایک ہی ہے شک نہ کرو اللہ کو ایک
مانو اللہ کی عبادت کرو شیطان کا کہنا ہے لیکن ایسا نہیں ہو گا با لآخر اللہ
تعالیٰ نے اپنے پروگرام کی تکمیل کی اور پھر کہا الیوم اکملت لکم دینکم...کہ آج
کے دن ایمان کی یقین کی مشاہدے کی اللہ تعالیٰ کے نظام کی تکمیل ہو گئی ۔
عرصوں میں تکمیل ہو گئی اب نبی کے آنے کی ضرورت باقی نہ رہی ۔ پروگرام
ہی ختم ہو گیا ۔ایک بلڈنگ بن رہی ہے وہ تیار ہو گئی اس میں انجینئر کی کیا
ضرورت ہے وہ وہاں کیوں آئے گا ۔اللہ تعالیٰ نے حضور پاک ﷺ کے ذریعے دین کی
تکمیل کر دی ۔اور حضور تشریف لے گئے یہ بھی نبیوں کا نظام ہے اللہ تعالیٰ کا
کہ جو اس دنیا میں آیا مستقرو متاع الیٰ حین...تو اس دنیا میں تھوڑے دن ٹہرنا
ہے ۔تھوڑے دن ٹہرنے کے بعد آپ کو واپس جانا ہے۔۔حضور تشریف لے گئے اب اللہ

تعالیٰ کا ایک اور میزاج ہے ۔ ایک اور اللہ تعالیٰ کی عادت ہے ۔اللہ تعالیٰ قرآن
پاک میں فرماتے ہیں ولن تجد اللہ ...تبدیلا...ولن تجد اللہ ...تلایلا...اللہ کی جو
شان ہے اللہ کی جو عادت ہے اللہ کی جو مصفیت ہے اللہ کا جو نظام ہے ۔اس
میں تبدیلی نہیں ہو تی ہے۔ اس میں طاتل ہو تا ہے نہ وہ تبدیل ہو تا ہے نہ وہ
ختم ہو تا ہے اور جب دین کی تکمیل ہو گئی اب سنت کے مطابق اب جو دین کی
تکمیل ہے اس دین کی جو تبلیغ ہے ۔اس دین کا جو وصف ہے اس دین کی جو
ترغیب ہے اس کاجاری ہونا چاہئے اب انبیاء علیہم الصلوٰ ۃ والسلام کے بعد ا یک
سلسلہ قائم کیا اولیا ء اللہ کا اولیا ء اللہ سے مراد یہ ہے کہ نبی پاک ﷺ کی
تعلیمات کو جاری رکھنا ان کے فرائض میں سے ہے ۔ یعنی نبی پاک ﷺ کی تعلیمات
کا تسالسل قائم رہے ۔اولیاء اللہ نے وہ کام کیا اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے
بھی پیغام پہنچا یا اور اولیاء اللہ نے جو رسول ا للہﷺ کے نائب ہیرسول اللہ ﷺکے
علوم کے وارث ہیانہوں نے بھی وہی کام کیا اور انہوں نے تبلیغ بھی شروع کر
دی رسول اللہﷺ کی تعلیمات کا احاطہ بھی کیا اور وہ کر رہے ہیں اور اولیاء اللہ
کی جو شان ہے وہ یوں ہو گئی کہ انبیاء ایک مخصوص گروہوں ہے ۔ اللہ تعالیٰ
کا منتخب بندے ہیں کوئی آدمی پیغمبر نہیں ہو سکتا ۔لیکن انسانوںمیںاولیاء اللہ
ہو سکتے ہیں ۔پیغمبر نہیں ہو سکتا آدمی لیکن ولی ہو سکتا ہے تو اس نظام
کے تحت یہ جتنے بھی اولیاء اللہ ہیں جیسے ابھی مخاطب صاحب نے تقریر میں
کہا لال شہباز قلندر ہیں ،لطیف بھٹائی ہے،دادا صاحب ہیں اور صاحب ایک
تھوڑی ہے یہ تو ہم برصغیر کا نام لے رہے ہیں پتا نہیں افریقہ میں کتنے ہو
نگے ۔ پتا نہیں یورپ میں کتنے ہو نگے ۔جہاں جہاں بھی ہیں زمین کے خطہ پر
جہاں بھی اولیاء اللہ ہیں وہ دراصل انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور رسول اللہ
ﷺ خاتم النبیین کی تعلیمات کا تسلسل ہے ہم جو یہ تقریبات منعقد کر تے ہیں
ہم سے مراد جو بھی کر تا ہے سلسلے کے لوگ جتنے بھی سلسلے ہیں وہ سالانہ
ایک تجدید ہے ۔ان کے مشن کی ان کے علم کی جوترغیب ہے اس کی تجدید ہے
تاکہ ہم بیٹھیں اولیاء اللہ کی تعلیمات پر جو رسول اللہﷺ کی تعلیمات ہیں اولیاء
اللہ کے مشن پر یہ پیغمبروں کا مشن ہے ۔اچھائی اور برائی کے پروگرام پر جو
اللہ تعالیٰ کے حکم سے عوام میں منتقل کیا اس کا تذکرہ کریں جو باتیں بھولی
ہو ئی ہیں ان کو یاد کریں اور ان پر عمل کریں ۔حضور قلندر بابااولیاء بھی دل
سے اولیاء اللہ کی طرح رسول اللہﷺ کے وارث ہے نائب ہیں ان کے علوم ان کو
منتقل ہو ئے ہیں ۔ان کی تعلیمات اچھائی او ر برائی کے تصور پر پھیلی ہو ئی
ہے ۔اچھائی کو عام کرو برائی سے اجتناب کرو۔اچھائی کیا ہے رسول اللہ ﷺ کے
ارشاد کے مطابق جو اپنے لئے چاہو وہ اپنے بھائی کے لئے چاہو ۔کوئی آدمی اس
کو پسند نہیں کر تا کہ کوئی اس پر غصہ کرے اس لئے کہ آدمی کا میزاج یہ ہے
کہ وہ غصہ پسند نہیں کرتا اب ہمیں کیا کر نا ہے کیوں کہ میں اس بات کو
پسند نہیں کر تا کوئی میرے اوپر غصہ کر ے تو اب میری بھی یہ ذمہ داری ہے کہ
میں بھی کیسی پر غصہ نہ کروں ۔کوئی آدمی اس بات کو پسند نہیں کر تا کہ

میرے گھر چوری ہو جائے لہذا ہر آدمی کی ذمہ داری ہے وہ بھی کسی کی
چوری نہ کرے ۔کوئی آدمی ا س بات کو پسند نہیں کر تا کوئی مجھے گالی دے
لہذا میری بھی ذمہ داری ہے میں کسی کو گالی نہ دوں ۔اور یہ سارا عمل
رسول اللہ ﷺ نے کرکے دیکھا یا ہے ہنڈا آپ سب کو پتا ہے ہنڈا نے اس نے عجیب
درندگی کا کردار ادا کیا لیکن جب وہ مسلمان ہو گئے تو رسول اللہﷺ نے اسے
معاف کر دیا ہوہ مارا تھا نہ خنجر اس کا کیا نام تھا حضرت امیر حمزہ کے جی
...یش تو حضور پاک ﷺ نے اس کے بارے میںکتابوں میں لکھا ہوا ہے ۔جب ویشی
سامنے آتا تھا تو لوگوں نے یہ لکھا ہے کہ رسول اللہﷺ کو اپنے چچا یا آجاتے تھے اس
لئے وہ منہ اِدھر کو کر لیتے تھے اور یہ بھی روایت ہے کہ انہوں نے کہا اس سے
کہو میرے سامنے نہ آئے اب اسی بات کو حضور قلندر بابااولیائ نے فرمایا کہ بات
یہ تھی ویشی رسول اللہ ﷺکے سامنے آتا تھا تواسے اپنے درندگی کا کردار یاد آتا تھا
اور وہ شرمندہ ہو تا تھا تو رسول اللہﷺ نے فرما یا کہ یہ میرے سامنے نہ آئے اس
لئے کہ اسے ندامت نہ ہو ۔اب یہ بھی حضور پاکﷺ کا کردار ہے ۔ہم اپنے آپ کو
امتی کہتے ہیںتو امتی کہنے کا مطلب یہ تو نہیں ہو تا کہ ہم حضور پاک ﷺ کا
اپنے آپ کو امتی کہیں اور ہر وہ کام کریں جو رسول اللہﷺ کے لئے نہ پسند ہو یہ
تو بہت بڑی گستاخی ہے ۔یہ جو آج ہم لوگ یہاں جمع ہو ئے ہیں اس لئے جمع
ہو ئے ہیں ایک اللہ کا برگیذیدہ بندے حضور قلندر بابااولیائ نے رسول اللہﷺ کی
تعلیمات کو اس طرح پھیلا یا ہے پیش کیا ہے اور عملی مظاہرے بھی کر کے دیکھا
یا ہے ۔اور ان کی تعلیمات پر عمل کریں ۔ان کی تعلیمات پر عمل کر کے
دوسروں تک ان کی تعلیمات پھیلا ئیں ۔اگر ہم نے حضور قلندر بابااولیائ کی
تعلیمات پر عمل کیا اور ہم نے ان کی تعلیمات کو عوام الناس تک پہنچا یا پھر تو
ہمارا آنا شریک ہو نا صیحح ہے ۔ورنہ ٹھیک ہے تقریر آپ نے سن لی بڑی اچھی
تقریر ہے بڑی اچھی نعتیں پڑھی گئی اور حضور قلندر بابااولیائ کی تعلیمات پر
خود بھی عمل کر یں اور اپنے بچوں کو بھی عمل کروائیں ۔اپنے احباب اور
دوستوں تک بھی وہ علوم پہنچائیں۔اور زیادہ سے زیادہ عوام الناس تک ان علوم
کو پہنچائیں اس میں ایک بات اور بھی ہے اگر ہمارا عمل نہیں ہو گا میں غصہ
کر تا ہوںمیں کہتا ہوں غصہ نہ کیا کرو کوئی اثر نہیں ہو گا مجھ پر کو ئی اثر
نہیں ہو گا ۔حضرت عمر کا ایک واقعہ سنا میں عرض کر تا ہوں حضرت عمر
کی خدمت میں ماں اپنے بیٹے کو لیکرآئی اور اس نے کہا یا امرولمومنیین یہ میرا
بیٹا گوڑبہت کھا تا ہے میرے پاس اتنے وسائل نہیں ہے کہ میں اس کو اس کی
خواہش پو ری کرو نتوآپ اسے منا کر یں ۔حضرت عمر نے فرمایا اس کوایک
ہفتے بعد لیکر آنا وہ خاتون اپنے بچے کو لے گئی۔ایک ہفتے کے بعد وہ پھر پہنچی
حضرت عمر نے اس بچے کو بلایا اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور فرما یا بیٹاگڑ کم کھا
یا کر تمہاری ماںپریشان ہو تی ہے انہوں نے کہا ٹھیک ہے کہا ٹھیک ہے انہوں نے
کہا اس کو لیجائو اب یہ جب تو ایسے گوڑ دے گی جب ہی کھا ئے گا ہوہ چلی
گئی تو وہاں کو حاضرین تھے انہوں نے کہا امروالمومینین اتنی سی بات کہنے کے

لئے ایک ہفتہ انتظار کر وایا یہ بات تو آپ پہلے دن بھی کر سکتے تھے ۔تو انہوں نے
کہا بات یہ ہے کہ میں خود بھی گوڑ بہت شوق سے کھا تا ہوں ایک ہفتہ تک میں
نے گوڑ نہ کھا نے کی پرکٹس کی ہے میں نے ایک ہفتہ تک گو ڑ کھا یا نہیں ہے کم
سے کم کھا یا اور مجھے کنٹرول حاصل ہے میں گوڑ کھا ئوں یا نہ کھا ئوں اگر میں
پہلے سے اسے نصیحت کر دیتا تو ا س کے اوپر اثر نہیں ہو تا ۔اس لئے کہ میں
خود گوڑ چھوڑنا چاہتا تھا اب اس کے اوپر اثر ہو گا یہی ہماری صورت حال ہے
ہم اپنے بچوں سے بہت کچھ چاہتے ہیںہم یہ چاہتے ہیں چودہ سال پہلے کے
صحابی بن جائیں لیکن جب اپناعمل اپنا کردار ہمارے سامنے آتا ہے تو ہم سچی
بات یہ ہے اپنے آپ سے منافقت کر تے ہیں ہم جتنا آپ سے جھوٹ بولتے ہیں ہم
خود جھوٹ بولتے ہیں اور بچوںسے کہتے ہیں بیٹا جھوٹ مت بولو ہم خود حق
تلفی کر تے ہیں بچوں کو کہتے ہے حق تلفی بری بات ہے وہ ساری برائیاں جو
ہم کر تے ہیں بچوں سے کہتے ہیں یہ ساری برائیاں تم نہ کرو ۔لیکن اس کا حل
یہ ہے کہ بچوں پر اثر نہیں ہو تا ہے جو اثر نہیں ہو تا وہ اس لئے نہیں ہو تا
ہم خود اپنے آپ سے منافقت کر رہے ہیں۔اور اس منافقت کا نام جنریشن کیپ
رکھ دیا ۔بچے سنتے ہی نہیں جنریشن کیپ ہو گیا جی ...بچے کیسے سنے ہم تو
اپنے آپ سے جھوٹ بول رہے ہیں بتائیے آپ سارے ماشا اللہ بیٹھے ہو ئے ہیں آپ
بتائیے جو کچھ آپ اپنے بچوں سے چاہتے ہیں اچھائی وہ سب اچھائی آپ کے اندر
موجود ہیں ہے ہاتھ اٹھا ئوکوئی ہاتھ اٹھائے تو بچے پر کیسے اثر ہو گا ۔ ایک باپ
چوری کر تا ہے بچے نے کہا خبر دار چوری نہیں کر نا وہ کہے گا تو کچھ نہیں
باپ سے ڈرے گا ۔کہے گا کمال ہے باپ چووری کر رہا ہے وہ ہمارے بچے ایک
کتاب ہے اس میںو اقعہ لکھا ہے میں نے ہی لکھا ہے وہ اور مجھے حضور قلندر
باباا ولیاء نے سنا یا۔سلطان ڈاکو سب نے نام سنا ہے اس کو بڑے فلمیں بنی بڑی
کہانیااس کے اوپر لکھی گئی بالاخر وہ پکڑا گیا اسے پھانسی کی سزا ہو گئی ۔
جب پھانسی کی سزا ہو تی ہے تو اس کی آخری خواہش پو چھی جاتی ہے ۔آپ
کی آخری خواہش بتا ئو میں مرنے سے پہلے اپنی ماں کودیکھنا چا ہتا ہو ں ۔تو
اس کا م کر دیا اور ماں سے میں ملنا چاہتا ہوں پھا نسی کے تختے پر اور وہ
پھانسی کے تختے پر کھڑا ہوا پھنڈا اس کے گلے میں ڈال دیا گیا ماں اس کے سامنے
آگئی اب ظاہر ہے ،ماں نے جس حال میں دیکھا وہ و بے قرار ہو گئی پر یشان ہو
ں گئی تو اس نے کہا ماں میں نے تجھے یہی دیکھنے کے لئے بلایا تھا تجھے یا د ہے
میں جب چھوٹا سا تھا اور اس میں سے انڈے چورا کر لایا تھا اور انڈے کو پکا یا تھا
اگر تم وہ انڈے مجھے پکا کر نہیں کھلا تی تو میں سلطان ڈاکو نہ بنتا اگر تم انڈے
پکا کر نہ کھلا تی تو آج میں گنٹا نہ بنتا تو نے مجھے سے سرگوشی کی انڈے مجھے
کھلا دیا میں نے انڈے سے مرغی چورائی مرغی سے بکری چورا ئی بکری سے گائے
چورائی ڈاکا ڈالنا شروع کر دیا ۔اور جب پھانسی پر ہوباب تو رو کس بات پر
رہی ہے کیا ہماری ماں باپ کی حالت میں سب کچھ مختلف ہے ہم اپنے بچوں
کوملاوٹی چیزیں کھلا تے ہیں لیکن ساتھ خود ملا وٹ کر تے ہیں ہم جھوٹ بولتے

ہیاپنے بچوں سے کہتے ہیں جھوٹ نہیں بولواب یہ آپ سب بیٹھے ہو ئے ہیں بچے
بولتا ہے ہاں اور امی جی ایسا ہی ہو تا ہے نہ ایسا ہو تا ہے نہیں ہو تا تو ہما
رے یہاں بھی ایسا ہو ا ہمارے گھر میں کہ جس نے بچے نے بولا ہاں نے ابھی بھی
یہی ہو تا ہے تو میں نے یہ سو چا یہ بچے ہا ں بولتا کیوں ہے ؟ بچے تو وہی بولے
گا جو ماں بولے گی جو باپ بولے گا ہاں اس کو سیکھا یا کس نے کوئی فرشتے
سیکھا گئے ہاں جو میرے گھر کے بڑے تھے ان کی باتوں کو نوٹ کیا آپ یقین کریں
سارے ہی ہاں بولتے ہیں اور بچے جب ہاں بولتا ہے تو بولتے ہیں جی بولو بچے کو
ساری زندگی جی بولواتے رہتی ہیں مائیں خود ہاں بولتی رہتی ہیں بچے ہان
ہی بولتا ہے آپ اپنے گھر میں دیکھے جا کر جب بچے کو آپ کا کردار وہ نظر نہیں
آئے گا جو کردار آپ بچے میں چاہتے ہیں تو بچے وہ کردار کیسے اختیار کرے گا
بھئی ...بچے کو کہتے ہیں فضول خرچی نہ کرو خود فضول خرچی کر تے ہیں ۔
کہتے ہے ابا جی میرے بڑے عجیب خود تو پانچ ہزار روپے خرچ کر دیتے ہیں میں نے
پانچ سو خرچ کئے تو میرے اوپر چلا رہے ہیں تم نے کیوں کئے کو ئی جنریشن کیپ
نہیں ہے ۔بڑے خرابب ہو گئے ہیں بدتمیز ہو گئے ہیں ہیہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ
والسلام کی تعلیمات کے خلاف ہے یا اولیا ء اللہ کی تعلیمات کے خلاف ہے ۔اگر
آپ کو اصلاح کر نی ہے اپنے بچوں کی اپنی اصلاح کرو بچے خود بخود ٹھیک ہو
جائے گا ۔اگر آپ کو اپنی قوم کی اصلاح کر نی ہے آپ مصلاح قوم ہے تو آپ اپنی
اصلاح کریں قوم ٹھیک ہوجائے گی ۔اب یہاں صورت حال یہ ہے ہرآدمی ہر آدمی
اس بات کی کوشش میں ہے میں دوسرے کی اصلاح کردوں کیوں بھئی آپ کو
شش میں ہیں یا نہیں ہے ۔جو کو شش میں ہے ہاتھ اٹھا ئیں تو ما شا اللہ تو
اس کوشش میں کو ئی نہیں ہے کہ میری اصلاح ہو جائے انبیاء علیہم الصلوٰۃ
والسلام کی تعلیمات یہ ہیں رسول اللہﷺ نے فرما یا جو کچھ اپنے لئے چاہو اپنے
بھائیوں کے لئے چاہو اپنے بچوں کے لئے چاہو ،وہ اپنے خاندان کے لئے چاہو ،وہ اپنی
قوم کے لئے چاہو ہم اپنے لئے کچھ چاہتے ہیں اپنے بچوں کے لئے کچھ چاہتے ہیں
اپنی قوم کے لئے کچھ چاہتے ہیں اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے ۔پھر ہمارے بچے بھی
اپنے لئے کچھ چاہتے ہیں اور ماں باپ کے لئے کچھ چاہتے ہیں یہ تو ہم نے ان کو
تربیت دی ہے نہ اب میں اگر اپنے ماں باپ کی خدمت نہیں کی تو مجھے یہ توقع
رکھنا میرے بچے میری خدمت کریں گے کیا یہ انصاف ہے اب جس نے اپنے ماں باپ
کی جتنی خدمت کی وہ دیکھ لے اور بچے اس کی جتنی خدمت کر رہے ہیں وہ
دیکھ لے ۔تو یہ اولیاء اللہ کی ہیں یہ کہتے ہیں کردار میں کھوج نہیں ہو نا
چاہئے ،سچائی ہیو نی چاہئے، خلوص ہو نا چاہئے ،سرف ہو نا چا ہئے ،آدمی
سرف کا مقال ہو جو کہے سچ کہے اگر وہ سچ نہیں کہے گا اس کی کو ئی بات
نہیں سنے گا ۔اس کا نتیجہ یا خلاصہ یہ نکلا سلسلہ عظیمیہ کے جتنے بھی بہن
بھا ئی ہیں کارکن ہیں متقلین ہیں ۔حضور قلندر بابا اولیا ء کے ماننے والے ہیںان
کے اوپر ایک ذمہ داری ہے کہ اپنی اصلاح کریں۔جب تک اپنی اصلاح نہ ہو دوسرے
کی اصلاح اپنانے کی کوشش نہ کریں ۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم

صراط مستقیم پر قائم رہے ہیں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃوالسلام کے نقش قدم پر چلنے کی اللہ سے توفیق مانگے ہجدو جہد کر یں اور کوشش کر یں ہ اللھم ربنا ... من الخسرین...ربی جعلنی...یقوم الحساب ... اتنا...عذاب النار...یا اللہ اس مجلس میں جتنے بھی شریک ہو ئے ہیں ان کی شرکت کو قبول فرما ہیا اللہ جو کچھ ہم نے سنا ہے اس پر ہمیں عمل کرنے کی تو فیق عطا فرما، یا اللہ ہمیں صراط مستقیم پر قائم رکھ اور رسول اللہ ﷺ کے مشرک پر ہے یا اللہ ہماری روحانی صلاحتیوں کو بیدار فرما ہیا للہ ہمیں حضور قلندر بابااولیا ئ کے فیض سے مستفیض فرما ہیا اللہ جوبیمار ہیں ان کو شفاء کلی عطا فرما ہیا اللہ جو روزگار ہیں انہیں رزق عطا فرماہیا اللہ جن لوگوں کو آپ نے اپنی رحمت سے رزق عطا فرما یا ہے یا اللہ ان کے رزق میں بر کت عطا فرما ہیا للہ اپنے حبیب محمد رسول اللہﷺ کی محبت اور رزق عطا فرما ہیا اللہ ہمیں اپنی ذات کا عرفان نصیب فرما ہیا اللہ اس تقریب میں عرس کی تقریب میں جن لو گوں نے جس طرح بھی حصہ لیا ہے ان کی خدمت کو قبول فرما ہیا اللہ ہمیں قلندر بابااولیائ کے مشن میں زیادہ سے زیادہ پیشش کر نے کی ہمت اور توفیق عطا فرما ہصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلق...برحمتی یا رحم الرحمین...السلام وعلیکم
...اختتام